پندرہ رمضان نواسہ رسول حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام کی ولادت

<"xml encoding="UTF-8?>

سن 3 ھ ق : امام حسن مجتبی علیہ السلام کی ولادت ۔ امام حسن بن علی بن ابیطالب علیہ السلام شیعوں کے دوسرے امام ہیں ۔ آپ پندرہ رمضان سن 3 ھ ق کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ کے زمانےمیں مدینہ منورہ میں پیدا ہوۓ۔ (1)

آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے نواسے اور پہلے امام اور چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور سیدۃ نساء العالمین فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزندہیں ۔

امام حسن مجتبی علیہ السلام ایسے گھرانےمیں پیدا ہوۓ جو وحی اور فرشتوں کے نازل ہونےکی جگہ تھی ۔وہی گھرانا کہ جس کی پاکی کے بارے میں قرآن نے گواھی دی ہے : " إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اهلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا " ۔یعنی: (بس اللہ کا ارادہ یہ ہے اے اھل بیت علیہم السّلام کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے) ۔ (2) اس طرح خدای سبحان نے قرآن کریم میں اس گھرانے کی بار بار تحسین اور تمجید کی ہے ۔

امام حسن مجتبی علیہ السلام ، امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب (ع) اور سیدۃ النساء العالمین فاطمہ زہرا(س) کے پہلے فرزند تھے ۔ اس لۓ آنحضرت کا تولدپیغمبر(ص) انکے اھل بیت اور اس گھرانے کے تمام چاہنے والوں کی خوشیوں کا باعث بنا ۔

پیغمبر (ص) نے مولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں قامت کہی اور مولود کا نام " حسن " رکھا ۔(3)

امام حسن مجتبی علیہ السلام کے القاب کئ ہیں ازجملہ : سبط اکبر، سبط اول، طیب، قائم، حجت، تقي، زکي، مجتبي، وزير، اثير، امير، امين، زاھد و برّ مگر سب سے زیادہ مشھور لقب " مجتبی " ہے اور شیعہ آنحضرت کو کریم اھل بیت کہتے ہیں ۔

آنحضرت کی کنیت ، ابو محمد ہے ۔(4)

پیغبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ امام حسن مجتبی علیہ السلام کو بہت چاہتے تھے اور بچپن سے ہی نانا رسولخدا (ص) اور والدامیر المؤمنین علی(ع) اور والدہ سیدۃ النساء العالمین فاطمہ زہرا (س) کے ملکوتی آگوش میں پروان چڑھے اور ایک انسان کامل اور امام عادل جہان کو عطا کیا ۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک حدیث کےذریعے اپنی نور چشم حسن مجتبی (ع) کی فضیلت یوں بیان فرمائي ہے ۔ فرمایا: البتہ ، حسن میرا فرزند اور بیٹا ہے ، وہ میرا نور چشم ہے ، میرے دل کا سرور اور میرا ثمرہ ہے وہ بہشت کے جوانوں کا سردار ہے اور امت پر خدا کی حجت ہے ۔ اس کا حکم میرا حکم ہے اسکی بات میری بات ہے جس نے اسکی پیروی کی اس نے میری پیروی کی ہے جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی ہے ۔ میں جب اسکی طرف دیکھتا ہوں تومیرے بعد اسے کیسے کمزور کریں گے ، اس یاد میں کھو جاتا ہوں؛ جبکہ یہ اسی حالت میں اپنی زمہ داری نبھا تا رہے گا جب تک کہ اسے ستم و دشمنی سے زھر دے کر شھید کیا جاۓ گا ۔اس وقت آسمان کے ملائک اس پر عزاداری کریں گے ۔اسی طرح زمین کی ھر چیز ازجملہ آسمان کے پرندے ، دریاؤں اور سمندروں کی مچھلیاں اس پر عزادری کریں گے ۔(6)

مدارک اور مآخذ:

1- الارشاد (شیخ مفید)، ص 346؛ رمضان در تاریخ (لطف اللہ صافی گلپایگانی)، ص 107؛ منتہی الآمال (شیخ عباس قمی)، ج1، ص 219؛ کشف الغمہ (علی بن عیسی اربلی)، ج2، ص 80؛ تاریخ الطبری، ج2، ص 213؛ البدایہ و النہایہ (ابن کثیر)، ج8، ص 37

2- آیہ تطہیر]سورہ احزاب(33)، آیہ 33[

3- بحارالانوار (علامہ مجلسی)، ج43، ص 238؛ کشف الغمہ، ج2، ص 82

4- منتہی الآمال، ج1، ص 219؛ رمضان در تاریخ، ص 111؛ کشف الغمہ، ج2، ص 86

5- منتہی الآمال، ج1، ص 220؛ کشف الغمہ، ج2، ص 87؛ البدایہ و النہایہ، ج8، ص 37

6- بحارالانوار، ج44، ص 148